سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 22۔ جنوری 2019

(یوم الثلاثہ، 15۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 12

869

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظ ماحول)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 15۔ جنوری 2019 کے ایجنڈے سے زیر التوا قراردادیں)

1۔ جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگا دیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2۔ جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

870

3۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تا کہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

4۔ محترمہ نیلم حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

5۔ محترمہ شعوانہ بشیر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبالؒ کو تعلیمی نصاب کا لازمی جُز قرار دیا جائے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ نیلم حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی پر عملدرآمد کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

2۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں مدر کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تا کہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

3۔ محترمہ عظمیٰ کاردار اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے پانچ ڈویژن (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور ملتان) میں ٹریفک کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو فوری طور پر ہسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا جا رہا ہے اور اس کی وجہ ٹریفک میں اضافہ اور احتجاجی مظاہرے ہیں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان پانچوں ڈویژن میں ایمبولینس کو بروقت ہسپتال پہنچانے کے لئے میٹروبس ٹریک کی طرز پر ایک الگ لین مختص کی جائے اور جن شہروں میں میٹروبس کے ٹریک ہیں وہاں ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔

871

4۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ 90ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔

5۔ سیدہ زہرا نقوی: ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کاؤنسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کر پاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی واستحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔

873

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

منگل، 22۔ جنوری 2019

(یوم الثلاثہ ،15۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم الله الرحمن الرحيم

يا أيها الذين آمنوا قوا أنفسكم وأهليكم نارا
وقودها الناس والحجارة عليها ملائكة غلاظ شداد
لا يعصون الله ما أمرهم ويفعلون ما يؤمرون ﴿٦﴾ يا أيها الذين
كفروا لا تعتذروا اليوم إنما تجزون ما كنتم تعملون ﴿٧﴾
يا أيها الذين آمنوا توبوا إلى الله توبة نصوحا عسى ربكم
أن يكفر عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجري
من تحتها الأنهار يوم لا يخزي الله النبي والذين آمنوا
معه نورهم يسعى بين أيديهم وبأيمانهم يقولون ربنا
أتمم لنا نورنا واغفر لنا إنك على كل شيء قدير ﴿٨﴾

سورۃ التحریم آیات 6 تا 8

مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں (6) کافرو! آج بہانے مت بناؤ۔ جو عمل تم کیا کرتے ہو ان ہی کا تم کو بدلہ دیا جائے گا (7) مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن پیغمبرؐ کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا۔ اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار! ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (8)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
اج سِک مِتراں دی ودھیری اے
کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے
اج نیناں نیں لائیاں کیوں جھڑیاں
مُکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمک دی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہِن مدھ بھریاں
اس صورت نُوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گُستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظ ماحول کے سوالات ہیں۔ پہلا سوال نمبر302 ہے جو محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔ اس سوال کا جواب منسٹر جناب محمد سبطین خان نے دینا ہے انہوں نے کل ہمیں ایک درخواست بھیجی ہے کہ اُن کے بیٹے کا ولیمہ ہے تو اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کون سا سوال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر302 ہے۔ پہلا سوال ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سوال تو جناب محمد ایوب خان کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب وزیر تحفظ ماحول جناب محمد سبطین خان نے دینا ہے۔ اُن کے بیٹے کا ولیمہ ہے جی، اگلا سوال نمبر657 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری درخواست ہے اس پر اپوزیشن سے کوئی ضمنی سوال پوچھیں مہربانی کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں تھے۔ آپ نے سوال pending کر دیا تو چونکہ معزز ممبر چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی pending کر لیا جائے۔ جیسے پہلے سوال کو کیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے یہ on his behalf لے لیں جتنے ضمنی سوال پوچھنے ہیں وہ پوچھ لیں 1,2,3,50,100 میں بالکل حاضر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 715 ہے۔ سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی بھی request آگئی ہے اس لئے اس سوال کو بھی pending کر دیتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری request ہے میرا پورا سٹاف آکر بیٹھا ہے ہم تیاری کے ساتھ آئے ہیں request یہ ہے کہ آپ اسے dispose of کریں۔ آپ اس سوال کو pending نہ کریں کیونکہ یہ تو نہیں ہے کہ منسٹر نہیں یا میرے پاس سوالوں کے جوابات نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! سوال pending ہو چکے ہیں آپ kindly بیٹھ جائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پھر مجھے یہ بتا دیں کہ یہ جو اسمبلی نے اتنے پیسے اس پر خرچ کئے ہیں یہ دوبارہ پھر وہی سلسلہ چلے گا مجھے اعتراض کوئی نہیں ہے آپ کی رولنگ کو ہم own کرتے ہیں جو آپ نے فرمایا میں اُس کو own کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جب چیئر کی طرف سے ایک بات ہو گئی ہے تو معزز منسٹر صاحب کو بیٹھ کر آرام سے اُسے سننا چاہئے اور اُس پر عملدرآمد کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ سوال pending ہو گیا ہے جی، اگلا سوال نمبر 736 بھی جناب عثمان محمود کا ہے۔ یہ سوال بھی pending کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جو پہلا سوال pending ہوا ہے اُس پر کوئی خرچہ نہیں ہوا اُس پر کوئی عملہ نہیں آیا منسٹر موصوف کا کہنا بالکل درست ہے کہ اُن کے بیٹے کا ولیمہ ہے تو اُس کے پر بھی تو خرچہ ہوا ہے وہ آرام سے pending ہو گیا ہے اُس پر کوئی سٹاف نہیں آیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! سب سوال pending ہو گئے ہیں۔

(نوٹ): بحکم جناب ڈپٹی سپیکر لسٹ میں دیئے گئے تمام سوالات مؤخر کر دیئے گئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا جواب میں دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں جناب سمیع اللہ خان نے جو فرمایا وہ بجا فرمایا وہ عملہ اس لئے نہیں آیا کیونکہ جو معزز منسٹر تھے اُن کی درخواست آچکی تھی اس وجہ سے سٹاف نے نہیں آنا تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ معزز ممبران سوال ضرور دیں لیکن اُس میں دلچسپی بھی لیں اگر سوال اپوزیشن دیتی ہے تو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ تیاری کر کے آتے ہیں یا متعلقہ منسٹر تو یہ سوال پوچھنے کا شوق بھی رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو دوبارہ تیاری کر لیں۔ چلیں ٹھیک ہے شکریہ

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سید صمصام علی شاہ بخاری

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست سید صمصام علی شاہ بخاری، پی پی۔201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 تا 14۔ جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مہوش سلطانہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مہوش سلطانہ،ڈبلیو۔332کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14 تا21۔جنوری2019کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب نوید اسلم خان لودھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب نوید اسلم خان لودھی، پی پی۔199کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا19۔جنوری2019کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب صہیب احمد ملک

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب صہیب احمد ملک، پی پی ۔72کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11،17اور18۔جنوری2019کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب غلام رضا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام رضا، پی پی۔190 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب منیب الحق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب منیب الحق، پی پی۔189 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک اسد علی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک اسد علی، پی پی۔168 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 12 تا 16۔جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری مسعود احمد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری مسعود احمد، پی پی ۔257 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب مہندر پال سنگھ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب مہندر پال سنگھ، این ایم ۔366 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 18۔ جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر! درخواستیں ختم ہوئیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 18/232 جناب محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/235 بھی جناب محمد افضل کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/254 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/1 بھی محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/12 چودھری اشرف علی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا

اس تحریک التوائے کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/19 بھی چودھری اشرف علی کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/19 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے اس کی کاپی دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ کو کاپی فراہم کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر کو تحریک التوائے کار کی کاپی مہیا کی گئی)

جی، محترمہ! اس کو پڑھیں۔

پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں پر سبسڈی میں کمی

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حالیہ بجٹ میں پبلک ٹرانسپورٹ میں سبسڈی میں کمی کر کے پہلے مہنگائی میں مبتلا عوام میں کرایوں کا مزید بوجھ نہ ڈالا جائے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور پبلک ٹرانسپورٹ کی اشد ضرورت کے تحت پرانے کرایوں پر اکتفا کیا جائے اور حکومت سبسڈی واپس لے کر عوام سے جینے کا حق نہ چھینے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/19 جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک لتوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/19 محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں۔

کوٹلی ستیاں تحصیل مری کے جنگلات میں سوروں کی بھرمار

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوٹلی ستیاں کے جنگلات اور زرعی رقبہ پر لگی فصلات کو جنگلی سور آئے روز تباہ و برباد کرتے رہتے ہیں۔ جنگلی سوروں کی وجہ سے پچھلے تین ماہ میں چار اموات واقع ہو چکی ہیں۔ اب مالی نقصان کے ساتھ ساتھ ان جنگلی سوروں نے جانی نقصان بھی شروع کر دیا ہے اور محکمہ جنگلات و دیگر حکومتی اداروں کی جانب سے جنگلی سوروں کے خاتمے کے لئے عملی اقدامات نہیں کئے جا رہے جو کہ باعث تشویش ہے۔ علاقہ میں بار بار فصلات اور جنگلات کا نقصان تو عوام برداشت کرتے آ رہے ہیں لیکن اب ان کے پیاروں کی ہلاکتوں کی وجہ سے عوام میں انتہائی پریشانی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/14 محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں۔

جعلی شیمپو اور فیس کریموں کی سرعام فروخت

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 3۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق جعلی شیمپو اور فیس کریمیں سرعام فروخت ہو رہی ہیں جن سے کینسر اور جلدی امراض پھیلنے لگے ہیں۔ رنگ گورا کرنے والی کریموں میں پارہ سمیت خطرناک کیمیکلز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پندرہ ہزار سے زائد کاسمیٹکس غیر رجسٹرڈ ہیں۔ چار سال قبل قانون سازی ہوئی تھی لیکن حکومتی ادارے خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ہر کمپنی رنگ گورا، کیل چھائیاں دور، بالوں کو گرنے سے روکنے، خشکی دور کرنے کے دعوے کرتی ہے مگر نتائج صفر ہیں بلکہ کیمیکلز سے جلد جھلس جاتی ہے۔ اس وقت مارکیٹ

میں پندرہ ہزار سے زائد میڈیکل سے منسلک ادویات، شیمپو اور کریموں سمیت میک اپ کا سامان فروخت ہو رہا ہے جس میں مرکری پارہ، سٹیرائیڈ سمیت متعدد خطرناک کیمیکل شامل ہیں جنہیں کسی بھی لیبارٹری سے گزارے بغیر مارکیٹ میں لانے کی اجازت ہے۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ رنگ گورا کرنے والی تقریباً تمام کریموں میں مرکری پارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے مسلسل استعمال سے کینسر کا خطرہ کئی گناہ بڑھ جاتا ہے۔ جعلی کریموں کے استعمال سے خواتین کی جلد جھلنے کے واقعات میں کئی گناہ اضافہ ہوا ہے اور ایسی کریموں کے استعمال سے خراب ہونے والی جلد دوبارہ ٹھیک بھی نہیں ہوتی۔ اس رپورٹ کے شائع ہونے سے عوام الناس میں عمومی طور پر اور خواتین میں خصوصی طور پر انتہائی پریشانی، اضطراب اور خوف پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/25 منان خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/26 جناب محمد ندیم قریشی کی ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/27 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

مقبوضہ کشمیر کے علاقہ پلوامہ میں بھارتی فوج کی جارحیت

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پلوامہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی طرف سے مورخہ 14، 15۔ دسمبر 2018 کو ہونے والی حالیہ جارحیت اور معصوم نہتے کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے ظلم و ستم جس کی وجہ سے 14 معصوم شہری ہلاک ہوگئے اور 300 سے زائد شدید زخمی ہوئے اس ناسوز، ناقابل برداشت اور انسانیت سوز واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور کشمیری شہداء کے لواحقین کے ساتھ کھڑا ہے اور ان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور شہید ہونے والوں کی

مغفرت کی دُعا کرتا ہے۔ اس واقعہ سے کشمیری عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں محرک سے درخواست کروں گا کہ انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے یا جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے یہ معزز ایوان اس سے متفق ہے لیکن بجائے اس کے کہ یہ تحریک التوائے کار لے کر آئیں۔ یہ اس معاملہ پر ایک قرارداد لے آئیں اور وہ قرارداد کیونکہ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ اور foreign office کو بھیجنی ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ ہمارا پورا معزز ایوان اس بات پر متفق ہے لہٰذا قرارداد پیش کی جائے جس سے ہمارے جذبات کا اظہار ہو جائے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اسے فیڈرل گورنمنٹ کو بھی بھجوا دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے تو اس کو قرارداد کے form میں ہی submit کرایا تھا I don't know یہ تحریک التوائے کار بن کر کیسے آ گئی ہے۔

It was in the form of a Resolution actually.

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ویسے جناب محمد بشارت راجا نے درست کہا ہے کہ اس سے جذبات کا اظہار ہو جائے گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ہم اس کو متفقہ طور پر take up کر لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 28/19 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

نارووال یونیورسٹی کے کنٹریکٹ اساتذہ کو فارغ کرنے سے طلباء کو تشویش کا سامنا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 5۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق نارووال

یونیورسٹی کے ٹیچرز، سٹاف کو فارغ کر دیا گیا جس سے یونیورسٹی میں کلاسز نہ ہونے سے طلباء کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ تفصیلات کے مطابق یونیورسٹی آف نارووال میں کنٹریکٹ پر تعینات تمام ٹیچرز اور سٹاف کو فارغ کر دیا گیا۔ نارووال یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے کنٹریکٹ اساتذہ اور سٹاف کا کنٹریکٹ ختم ہونے پر renew نہیں کیا۔ 29 لیکچرارز، 32 ایڈمن آفیسرز اور دیگر عملہ کو فارغ کیا گیا۔ کنٹریکٹ پر تعینات اساتذہ کو کہا گیا ہے کہ وہ دوبارہ اخبار میں اشتہار کا انتظار کریں اور پھر درخواستیں دیں۔ فارغ کئے گئے اساتذہ نے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دوبارہ نوکری کے لئے اپلائی کرنے کے لئے ان کی عمر زائد ہو جائے گی۔ ایک اندازے کے مطابق یونیورسٹی آف نارووال میں چار ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اچانک تمام اساتذہ کو فارغ کر دینے سے تعلیمی نظام ٹھپ ہو گیا ہے۔ اس واقعہ سے یونیورسٹی کے ہزاروں طالب علموں میں تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Higher Education, Mr Yasir Humayun is present? Not present.

یہ تحریک التوائے کار pending کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آج سارے وزرائے کرام چھٹی پر گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ

Ministers are not taking business of the House seriously.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر ہیلتھ اور وزیر ایجوکیشن ملک سے باہر ہیں اور انہوں نے باقاعدہ تحریری طور پر آگاہ بھی کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی کوئی درخواست ہمارے پاس آئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر ہائر ایجوکیشن تو ادھر ہی ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Law Minister Sb! Please make sure that the Minister should be present in the House.

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 31/2019 محترمہ ام البنین علی کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

لاہور میں ڈولفن پولیس کا شہریوں کو ہراساں کرنا

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے مسئلہ یہ ہے کہ نیوز چینل سٹی "42" کی مورخہ 5۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں ڈولفن پولیس شہریوں کو بلاوجہ ہراساں کر کے پریشان کر رہی ہے۔ تفصیلات یوں ہیں کہ ڈولفن پولیس کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ شہر بھر میں امن عامہ کو برقرار رکھے، لوگوں اور راہگیروں کی جان ومال کی حفاظت کرے، ڈولفن پولیس اپنی ذمہ داری سرانجام دینے کی بجائے آج کل گاڑیوں، موٹر سائیکلوں کو بلاوجہ روک کر ان کے لائسنس چیک کرتی ہے اور شہریوں کو ہراساں کر کے ان سے منہ مانگے پیسے بٹورنے میں مشغول نظر آتی ہے۔

جناب سپیکر! گاڑیوں کے لائسنس چیک کرنے کی ذمہ داری ٹریفک پولیس کی ہے نہ کہ ڈولفن پولیس کی۔ فیروز پور روڈ، ٹاؤن شپ، ملتان روڈ، گلبرگ، جیل روڈ، فیصل ٹاؤن اور دیگر پوش علاقوں میں شہریوں نے متعدد مرتبہ اعلیٰ حکام کو شکایات بھی درج کروائیں۔ اس کے باوجود ڈولفن پولیس نے اپنی روش نہیں بدلی اور شہریوں کو مسلسل تنگ کر رہی ہے۔ متذکرہ صورتحال سے صوبائی دارالحکومت میں شہریوں میں ڈولفن پولیس کے خلاف سخت غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ یہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسمبلی فوری طور پر دخل اندازی کرے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس اہم مسئلے کی طرف معزز ممبر نے اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ اگر اس طرح ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے اور میں محترمہ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہ ہدایات جاری کی جائیں گی کہ اس سلسلے میں کوئی بھی محکمہ اختیارات سے تجاوز کا مرتکب نہ ہو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ کا موبائل on ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، وزیر قانون کا فون on ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرا موبائل بند ہے، سید حسن مرتضیٰ موبائل بند ہے۔ میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ اس سلسلے میں باقاعدہ ہدایت جاری کی جائے گی اور انشاءاللہ تعالیٰ اس شکایت کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 35/2019 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! آج کی کارروائی کے جو کاغذات ہمیں دیئے گئے ہیں ان میں ایسی کوئی چیز میرے پاس نہیں پائی جاتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کو تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی جائے۔

(اس مرحلہ پر تحریک التوائے کار کی کاپی محترمہ مومنہ وحید کو دی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

سمبڑیال روڈ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کا استعمال

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے ذاتی مشاہدہ اور تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ 17 کلو میٹر طویل سمبڑیال روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے سابقادور حکومت میں تین ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ مذکورہ روڈ کی

تعمیر و مرمت انتہائی ناقص ہونے کی وجہ سے روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اسی بناء پر روزانہ کی بنیاد پر حادثات میں سینکڑوں افراد زخمی اور کئی جاں بحق ہوئے ہیں۔ مذکورہ روڈ کا بھوپال والا سے سمبڑیال تک 7 کلو میٹر کا حصہ تو سرے سے بنایا ہی نہیں گیا۔ یہ بھی کمال کی بات ہے کہ سڑک کی چوڑائی کہیں کم اور کہیں زیادہ ہے جبکہ کئی مقامات جیسے مندراں والا، ورسا لکے، آدمکے چیمہ میں سڑک کے درمیان بجلی کے کھمبے بھی موجود ہیں۔ ناقص تعمیر و مرمت کے باوجود ٹھیکیداروں کو ادائیگی کی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ سمبڑیال ڈرائی پورٹ کی ہیوی ٹریفک بھی اسی روڈ کو استعمال کرتی ہے۔ مذکورہ سمبڑیال ڈسکہ روڈ کی ناقص تعمیر و مرمت اور روڈ پر بجلی کے کھمبوں کی موجودگی حادثات کا باعث ہے۔ جس کی وجہ سے اس روڈ کو استعمال کرنے والا ہر فرد انتہائی پریشانی اور اضطراب کا شکار ہے کہ عوام کے ٹیکس کے کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود عوام بنیادی سہولت سے محروم اور ہر وقت حادثے کے خدشے کا شکار ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ آئندہ ایسا ہوا تو Chair کی طرف سے ایک سخت رولنگ آئے گی۔

This is not the way.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور پرائیویٹ ممبرز کا بزنس take up ہوتا ہے اور ہم ہمیشہ حکومتی بنچز سے اس بات کا بھاشن دیتے رہتے ہیں کہ پبلک interest میں قراردادیں ہوتی ہیں یا تحاریک التوائے کار ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس بزنس کو seriously لیں۔ میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں direction جاری کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ آئندہ منسٹرز کو یہاں پر پابند ہونا چاہئے اور اگر پابند نہیں ہوتے تو پھر Chair کے پاس جتنے بھی options ہوتے ہیں ہم وہ سخت سے سخت option use کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ we should take the business of the

House very seriously. کروڑوں روپے لگتے ہیں، عوام ہمیں دیکھ رہی ہے لیکن منسٹرز یہاں پر present نہیں۔ I think this is not the way. Very sorry.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ جو منسٹرز genuinely leave پر ہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن باقی جتنے منسٹرز کا بزنس pending ہوا ہے اسے کل take up کیا جائے اور ایک ٹائم مقرر کیا جائے کہ ٹھیک 11:00 بجے وہ یہاں پر موجود ہوں اور اپنا بزنس attend کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔ وزیر قانون! Please repeat! کہ آپ نے کیا کہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اس وقت جتنے منسٹرز غیر حاضر ہیں ان کا بزنس pending ہوا ہے۔ آپ کی طرف سے یہ direction آنی چاہئے اور ایک ٹائم fix ہونا چاہئے کہ کل 11:00 بجے یہ ہاؤس دوبارہ meet ہو چونکہ normally ہمارا 11:00 بجے کا ٹائم ہے they should be present here at 11.00 am اور یہ 11:00 بجے take up کیا جائے اور سارے منسٹرز خود جواب دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Will make sure they should be present.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! انہیں ہاؤس کو بھی seriously لینا چاہئے اور جب تک اجلاس چل رہا ہے ان پر پابندی لگا دیں اس کے بعد پھر وہ گھر بیٹھ کر آرام کریں، گھروں یا دفتروں میں بیٹھ کر ہیٹر سینکیں۔ اگر وہ ہاؤس میں نہیں آنا چاہتے تو پھر اس ہاؤس کو بھی ان کی ضرورت نہیں ہے انہیں کم از کم تین دن کے لئے ban کرنا چاہئے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Good idea.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ پرائیویٹ ممبر ڈے تو ہفتے میں ایک ہی ہوتا ہے اور پرائیویٹ ممبر بڑی مشکل سے بزنس collect کرتے ہیں اور ڈرافٹنگ وغیرہ کروا کر جمع کراتے ہیں۔ وہ گزر گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میرا نہیں خیال کہ اس رواں اجلاس میں دوبارہ پرائیویٹ ممبرز ڈے آئے۔ آپ آج کے بزنس کو کل کے لئے pending کریں تاکہ یہ کل سارا take up ہو جائے چونکہ آج منسٹرز نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحاریک التوائے کار پر بات ہو رہی ہے میں نے انہیں کل کے لئے pending کروایا ہے اور یہ کل آسکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! تحاریک التوائے کار کل کے لئے pending ہو چکی ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر منسٹر نہیں ہو گا تو قرار دادوں کا کیا ہو گا وہ بھی pending ہو جائیں گی اور اگلے اجلاس میں پرائیویٹ ممبرز ڈے پر آئیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وزیر قانون بیٹھے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر قانون! تو بڑے ریگولر ہیں اور وہ روز بیٹھے رہتے ہیں۔ میں تو دوسرے منسٹرز کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر صنعت و تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ آپ کل کے لئے تحاریک التوائے کار کو fix کر دیں۔ کل متعلقہ منسٹرز آئیں اور وہ اپنے بزنس کو take up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! یہ بات تو ہو چکی ہے۔

They will answer them tomorrow.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ مسلم لیگ (ق) کے ایک منسٹر استعفیٰ دے گئے ہیں تو کیا ان کا بزنس نئے وزیر بننے تک pending رہے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب وزیر قانون دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ان سے متعلقہ کوئی بزنس ایجنڈے پر نہیں ہے۔

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب سپیکر! آج جو وزیر صاحبان تشریف نہیں لائے آپ نے ان کا بزنس pending فرما دیا ہے لیکن میں آئندہ کے لئے عرض کروں گی کہ یہ non-serious وزیر صاحبان ہیں اور یہ تو part timers ہیں لہٰذا ان سے متعلق کوئی سخت ایکشن لیا جائے تا کہ ان کے اندر seriousness آسکے۔ آپ ان پر تین دن ہاؤس میں نہ آنے کی پابندی لگادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ فکر نہ کریں۔

We will make sure that they should be present in the House. If they are not present, we will take an extreme step against them. They should be present over here. You do not worry. We will make sure.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آج سے چند دن پہلے اریبہ عباسی کے سلسلے میں محترمہ عظمٰی زاہد بخاری نے ایک تحریک التوائے کار دی تھی۔ اس میں ہمارے وزیر قانون سے متعلقہ issue کو highlight کیا گیا تھا۔ یہ ایک heinous crime ہے اور اس کی gravity بہت زیادہ ہے۔ اس ایم ایس نے وزیر قانون کی گفتگو کو ریکارڈ کیا اور پھر اسے viral کر دیا۔ آپ نے مہربانی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس معاملے کو ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اس حوالے سے کوئی نئی کمیٹی تشکیل دیں بلکہ میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سپیکر Chair کو finality حاصل ہے۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران سپیکر Chair کی ruling کو سوال نہیں کر سکتے۔ اس Chair پر بیٹھنے والے کے منہ سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ final authority ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کے حکم کے باوجود ابھی تک اس ایم ایس کے خلاف ایکشن لینے کے حوالے سے کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔ محترمہ عظمٰی زاہد بخاری کی تحریک التوائے کار پر آپ نے کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ وہ کمیٹی بنائیں اور یہ issue اس کمیٹی کو refer کر دیں۔ ایک ایم ایس کی کیسے جرأت ہوئی کہ وہ وزیر قانون کے ٹیلیفون کو ریکارڈ کر کے پبلک میں viral کر دے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس بارے میں آپ کوئی ruling دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کی اطلاع کے لئے بتادوں کہ جب Chair کی طرف سے ruling آئی تھی تو سیکرٹری ہیلتھ نے سیکرٹری اسمبلی سے رابطہ کیا اور ہم نے ہاؤس کی کارروائی ان کو بھجوا دی تھی۔ We will make sure that he will be suspended. اس حوالے سے سمری تیار ہو چکی ہے بلکہ وزیر صحت نے یہ سمری وزیر اعلیٰ کو بھیج دی ہے اور جب وزیر اعلیٰ اس پر دستخط کر دیں گے تو یہ ایم ایس suspend ہو جائے گا۔ یہ معاملہ under process ہے۔ We will make sure that he will be suspended. یہ ہاؤس کی عزت کی بات ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے ایک وضاحت درکار ہے۔ گزشتہ دو دنوں سے میڈیا کے اُوپر ایک خبر آ رہی ہے کہ مسلم لیگ (ق) سے تعلق رکھنے والے ایک منسٹر نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون ہاؤس کو آگاہ کر دیں کہ کیا officially ان کا استعفیٰ وزیر اعلیٰ کے پاس آیا ہے یا یہ ایک جھوٹی خبر ہے؟ پنجاب کے عوام اس بارے میں اصل حقائق جاننا چاہتے ہیں۔ کیا یہ خبر fake ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی جناب سمیع اللہ خان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس خبر کو ذرا دوبارہ پڑھ لیں۔ خبر یہ تھی کہ "انہوں نے اپنی قیادت کے پاس استعفیٰ دیا ہے۔" انہوں نے وزیر اعلیٰ یا سپیکر صاحب کو استعفیٰ نہیں دیا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلے دنوں یہاں وزیر صحت نے فرمایا تھا کہ ہمیں بھرتی کرنے کے لئے ڈاکٹرز اور پروفیسرز نہیں مل رہے اور دوسری طرف ایڈہاک ڈاکٹروں کو نوکری سے فارغ کیا جا رہا ہے۔ یہ ایڈہاک ڈاکٹرز پچھلے چار چار، پانچ پانچ سالوں سے کام کر رہے ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ ان کو regular کرنے کے لئے consider کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ !ہیلتھ منسٹر صاحبہ !اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں جب وہ آئیں گی تو ان سے اس بابت پوچھ لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: کیا ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں وہ بھی موجود نہیں ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں take up کرتے ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 15۔جنوری2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب علی اختر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے تو وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر !اس قرارداد کے محرک اور اس سے متعلقہ منسٹر اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں یعنی یہ دونوں غیر حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب علی اختر کی اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ کیا جناب مناظر حسین رانجھا موجود ہیں؟ مجھے بتایا گیا ہے کہ جناب مناظر حسین رانجھا کی رکنیت الیکشن کمیشن میں اثاثہ جات کے گوشوارے جمع نہ کروانے کی وجہ سے suspend ہے اور اسی وجہ سے وہ ایوان میں نہیں آئے۔ جناب مناظر حسین رانجھا کی اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر !اس مقدس ہاؤس کا جو ممبر ہوتا ہے اسے اتنا تو علم ہونا چاہئے کہ اس نے بروقت الیکشن کمیشن میں اپنے اثاثہ جات کے گوشوارے جمع کروانے ہیں۔ اگر جناب مناظر حسین رانجھا نے ایک negligence کی ہے تو ان کی قرارداد کو pending کر کے

انہیں favour نہ دی جائے۔ وہ اپنی negligence کی وجہ سے suspend ہوئے ہیں اور اس میں ہاؤس کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ یہاں تو پوری پنجاب حکومت ہی چھٹی پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلی قرار داد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اور اس پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے جواب دینا ہے۔ وزیر سکولز ایجوکیشن !۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرار داد کو pending کر دیتے ہیں کیونکہ اس کی محرک موجود نہیں اور وزیر سکولز ایجوکیشن بھی اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ چوتھی قرار داد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اور متعلقہ وزیر نے اس پر حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا تو وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ یہ قرار داد ہیلتھ منسٹر سے متعلقہ ہے اور وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔ یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اور متعلقہ منسٹر نے اس پر حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ اس وقت وزیر سکولز ایجوکیشن ایوان میں !۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم آج کے ایجنڈے کی قرار دادیں لیتے ہیں۔ آج پہلی قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی پر عملدرآمد کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی پر عملدرآمد کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!میں اس قرار داد کو oppose کرتا ہوں اور اس کے بارے میں statement دینا چاہتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بھی اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ پہلے سے ہی کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی ہے۔ لائسنس کے بغیر پٹرول فروخت کرنے پر پابندی ہے اور اس سلسلے میں ہماری ضلعی حکومتوں کے اہلکار کارروائی کرتے ہیں۔ اضلاع میں کارروائی کی جاتی ہے اور میں محترمہ کو اس سلسلے میں مکمل معلومات فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر! محترمہ اگر کسی specific ضلع کے حوالے سے معلومات لینا چاہتی ہیں کہ وہاں پر کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے تو میں یہ معلومات ان کو فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ فرمانا بالکل درست ہے کہ کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی ہونی چاہئے اور حکومت ensure کرے گی کہ کھلے عام پٹرول فروخت نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس قرارداد میں کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ گاؤں میں غریب لوگوں کی چھوٹی چھوٹی دکانیں ہیں وہ وہاں پر کھلا پٹرول بیچ کر اپنا گزارا کرتے ہیں۔ حکومت تجاوزات کے نام پر جس تیزی کے ساتھ لوگوں کے کاروبار ختم کر رہی ہے اور اسی طرح کھلے پٹرول کی فروخت پر بھی پابندی لگنے سے ایک گاؤں کے اندر غریب دکاندار بے چارہ بھوکا مر جائے گا۔ میرا اپنا پٹرول پمپ ہے تو کھلے پٹرول کی فروخت ہونے پر مجھے تکلیف ہونی چاہئے لیکن اگر غریب دکاندار دن میں دو، چار یا پانچ لیٹر بیچ کر اپنے بچوں کی روزی کما لیتا ہے تو میرے خیال میں اُس پر پابندی نہیں لگانی چاہئے۔ گاؤں میں ایک کھیت مزدور پچاس، سو یا زیادہ سے زیادہ دو سو روپے کی دہاڑی کر رہا ہے تو اگر وہاں دکاندار بے چارہ کھلا پٹرول بیچ رہا ہے تو

اتنی کون سی قیامت آگئی ہے کہ اُس پر پابندی لگا دی جائے۔ وہ بے چارہ کون سا منشیات یا خون بیچ رہا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس میں پٹرول کا مسئلہ نہیں ہے اس میں sub standard پٹرول بیچا جا رہا ہے اور اُس سے ہم سب کو نقصان ہو رہا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اُن سے sub standard پٹرول نہ ڈلوائیں۔ وہ بے چارہ تو وہاں پر رکشہ یا سکوٹر والے کو پٹرول بیچ کر گزارہ کرتا ہے۔ وہ غریب آدمی ہے اس پر پابندی نہ لگائیں جیسے چل رہا ہے اس کو چلنے دیں۔ آپ اس کا سروے کروالیں وہاں پر کوئی بڑا businessman نہیں ہے وہ بالکل غریب آدمی ہیں۔ اب تو ہمارے ملک میں کوئی ریڑھی کھڑی کر سکتا ہے، کھو کھا بنا سکتا ہے اور نہ ہی پٹرول بیچ سکتا ہے۔ وہ بے چارے کہاں سے اربوں روپیہ لگا کر business کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ نے بہت اچھی بات کی ہے غریب دکانداروں پر کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی نہیں لگنی چاہئے لیکن انہوں نے تجاوزات کے حوالے سے جو بات کی ہے تو تجاوزات وہاں سے ختم کرائی جا رہی ہے جہاں پر انہوں نے پچھلے پانچ، دس سالوں میں قبضے کروائے تھے اس کے علاوہ اور کہیں پر بھی ایسا نہیں ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں اپنی قرارداد withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قرارداد withdraw ہوئی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہاں پر ایک قرارداد put ہوئی جس پر سید حسن مرتضیٰ نے oppose کیا ہے اور محترمہ نیلم حیات ملک نے اپنی قرارداد withdraw کر لی۔ اس قرارداد کا پہلا جملہ ہے کہ "کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی پر عملدرآمد کیا جائے۔" اب حکومت کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں۔ اگلی قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواتین اساتذہ کو دودھ پیتے بچے ساتھ لانے کی اجازت کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز اور کالجز میں مدر کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز اور کالجز میں مدر کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔"

MRS AZMA ZAHID BUKHARI: Mr Speaker! I oppose it

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! I oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر متعلقہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نے ابھی کہا ہے کہ ہم تجاوزات کو میرٹ پر ختم کر رہے ہیں۔ ابھی دو ماہ پہلے ہماری ٹاؤن کمیٹی فیروزوالہ کا الیکشن ہوا تھا تو انہوں نے ووٹ لینے کے لئے تجاوزات کے نام پر ہمارے منظور شدہ شادی ہالوں کو گرایا۔ جنرل الیکشن کے دوران ایک حساس ادارے کا کور کمانڈر لاہور ان کی حمایت میں تھا ہم ان کے حمایت یافتہ امیدوار

کے مقابلے میں الیکشن جیت کر آئے ہیں اور ان سے کہیں یہ جا کر اُن کی تجاوزات ختم کریں بلکہ انہوں نے ہماری جائز بلڈنگز گرا دی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد اشرف رسول! آپ کی بات ریکارڈ پر آچکی ہے آپ تشریف رکھیں۔ اگلی قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبہ کے پانچ ڈویژن میں ایمبولینس کے لئے الگ لین مختص کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے پانچ ڈویژن (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور ملتان) میں ٹریفک کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو فوری طور پر ہسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا جا رہا ہے اور اس کی وجہ ٹریفک میں اضافہ اور احتجاجی مظاہرے ہیں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان پانچوں ڈویژن میں ایمبولینس کو بروقت ہسپتال پہنچانے کے لئے میٹروبس ٹریک کی طرز پر ایک الگ لین مختص کی جائے اور جن شہروں میں میٹروبس کے ٹریک ہیں وہاں ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے پانچ ڈویژن (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور ملتان) میں ٹریفک کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو فوری طور پر ہسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا جا رہا ہے اور اس کی وجہ ٹریفک میں اضافہ اور احتجاجی مظاہرے ہیں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان پانچوں ڈویژن میں ایمبولینس کو بروقت ہسپتال پہنچانے کے لئے میٹرو بس ٹریک کی طرز پر ایک الگ لین مختص کی جائے اور جن شہروں میں میٹرو بس کے ٹریک ہیں وہاں ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS): (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

SYED HASSAN MURTAZA: Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ کا concern بالکل درست ہے کہ ایمبولینس کو بغیر کسی رکاوٹ کے جلد از جلد ہسپتال تک پہنچنا چاہئے لیکن محترمہ نے اس کا جو حل تجویز کیا ہے وہ قابل عمل نہیں ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں ایک محترمہ نے فرمایا ہے کہ ایمبولینس کے لئے الگ ٹریک بنا دیا جائے تو اس کے لئے اربوں روپے درکار ہیں اس میں کوئی اس طرح نہیں ہے کہ ہم یہاں پر قرارداد پیش کریں گے اور کل بجٹ میں اس کے لئے اربوں روپے مختص کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! محترمہ نے دوسری بات یہ کی کہ میٹرو ٹریک پر ایمبولینسز کو چلنے کی اجازت دی جائے تو میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک dedicated track ہے جو صرف میٹرو بس کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! یہ انتہائی ناقابل عمل تجویز ہے کہ میٹرو بس کے track پر ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔ یہ قابل عمل نہیں ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ اس کو مسترد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! وزیر قانون کا بہت شکریہ کہ انہوں نے respond کیا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ ایمبولینس ٹریفک کے پیچھے پھنسی ہوتی ہے اور کوئی اس کو راستہ نہیں دیتا۔ اس طرح کسی مہذب ملک میں نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے بہت سی اموات اور emergencies create ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر تین lanes ہیں تو ان میں سے ایک کو ایمبولینسز کے لئے مختص کر دیا جائے اور ایمبولینسز کو وہاں پر priority ملنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ میٹرو بس کا ٹریک تو خالی ہوتا ہے۔ اس میں اگر تھوڑی دیر کے لئے میٹرو بس کو رکوا دیا جائے اور اس کی جگہ ایمبولینس چلی جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بھی اس کو oppose کرتا ہوں اس لئے کہ گجومتہ سے آ کر شاہدرہ پر اترتے ہیں، ایمبولینس کی ضرورت درمیان میں ہوتی ہے۔ اگر آپ ایک جگہ سے چڑھائیں گے اور شاہدرہ میں اتریں گے تو پھر سڑک سے گزر کر واپس آئیں گے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ خواہش کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن یہ dedicated road ہے۔ اس میں دونوں طرف سے بسیں آ رہی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ روک دیا جائے تو یہ track روک دینے والا نہیں ہے۔ یہ dedicated track اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کو روکا نہ جائے۔ اس کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے کہ اگر گجومتہ سے ایمبولینس اس پر جائے گی تو درمیان میں ایمبولینس اتر نہیں سکتی۔ اگر ایمبولینس کی گلشن راوی میں ضرورت ہے تو وہ کہاں سے اترے گی۔ کیا وہ شاہدرہ سے اتر کر ایمبولینس واپس آئے گی۔ اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میں اس میں یہ add کرنا چاہ رہی ہوں کہ اس بات پر سب کا concern ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں سنگل روڈز ہیں وہاں آئے دن بے شمار حادثات ہو رہے ہیں۔ کیا کم خرچے میں اور جہاں ہماری پہلے سے ڈسپنسریاں ہیں تو یہاں trauma centres کا ایک proper system شروع کر دیں تو اس میں اتنا خرچ نہیں ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! محترمہ ایمبولینس اور میٹرو بس کے track پر بات کریں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری چار سال سے اسی کلاس میں ہیں اور ہم نے ابھی admission لیا ہے۔ Please let me finish.

جناب سپیکر! میری humble request ہے کہ اگر ہم trauma centres کو promote کریں تو بہتر نتائج آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب مہندر پال سنگھ!

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ یہاں جو ایمبولینس والی بات کی ہے تو میں اس پر ایک تجویز دینے کی اجازت چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان میں awareness کی بہت کمی ہے جس کی وجہ سے اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ علیحدہ روڈ بنانے والا پراجیکٹ بہت مہنگا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس پر awareness campaign شروع کرنی چاہئے جس طرح مہذب ممالک میں یہ چیز ہوتی ہے کہ جب کوئی ایمبولینس آئے تو اس کو فوری طور پر راستہ دیا جائے۔ اگر ہم اس طرح کی awareness campaign شروع کریں گے تو اس طرح کے مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میڈم نے جو قرارداد دی ہے کہ میٹرو بس کے track پر اوپر ایمبولینس چلائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد بہت اچھی اور قابل عمل ہے۔ میرا اپنا حلقہ شاہدرہ ہے اور لاہور کے ممبران جو یہاں بیٹھے ہیں ان کو معلوم ہے شاید چودھری ظہیر الدین کو اندازہ نہیں ہے کہ یہ پورا track ہے ماسوائے elevated حصے کے جو آٹھ نو کلو میٹر کا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر exit and entry points ہیں۔ اگر محکمہ اس کو visit کر لے تو یہ بالکل ممکن ہے مثلاً راوی روڈ پر exit and entry point ہے۔ یہ اس طرح بھی قابل عمل ہو سکتی ہے کہ کچھ جگہوں پر ضروری ہے جہاں پر ہسپتال قریب ہیں وہاں exit points بنائے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں شاہدرہ کی بات اس لئے بار بار کر رہا ہوں کہ شاہدرہ سے جب کسی نے ایمبولینس میں سروسز ہسپتال یا پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں آنا ہوتا ہے تو یہ واقعی حقیقت ہے کہ ٹریفک کے دباؤ کی وجہ سے عام سڑکوں پر ایمبولینس پھنس جاتی ہے اور کئی مریض راستے میں دم توڑ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ انسانی مسئلہ ہے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ اس کی مزید feasibility دیکھ لی جائے۔ میرے ذہن میں بھی کچھ تجاویز ہیں جن پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سامنے سے کوئی میٹرو بس نہیں آتی بلکہ ایک track جانے والا اور دوسرا آنے والا ہے۔

جناب سپیکر! آپ فرض کریں کہ جو ایمبولینس شاہدرہ سے چلے گی وہ اپنے راستے پر رہے گی، اس کے سامنے کسی میٹرو بس نے نہیں آنا اور جو گجومتہ سے چلے گی اس کے بھی سامنے سے کسی میٹرو بس نے نہیں آنا اس لئے اس کی مزید feasibility دیکھ لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ اچھی تجویز ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ صرف لاہور شہر نہیں بلکہ پانچ بڑے شہروں کے لئے اچھی تجویز ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ dedicate road ہے۔ کیا ہم نے چار یا پانچ points سے ایمبولینس کو enter کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! مجھے یہ بتا دیا جائے کہ گجومتہ سے یہ track شروع ہوتا ہے اور شاہدرہ تک جاتا ہے۔ اس کے کتنے exit and entry points ہیں۔

جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں، یہ سینئر ممبر ہیں اور ہمارے بھائی ہیں۔ انہوں نے ابھی فرمایا کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کہاں سے ایمبولینس اترے گی، سروسز ہسپتال میں کہاں سے اترے گی، میو ہسپتال میں کہاں سے اور گنگارام ہسپتال میں کہاں سے اترے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ منسٹر صاحب! We should appreciate his point of view انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ feasibility بنا کر exit بنائے جاسکتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گورنمنٹ کا مؤقف ہے کہ کس طرح exit بن سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے ایک dedicated road بنائی ہے اس کے اوپر آپ کی بس چلتی ہے، ایک بس جارہی ہے اور ایک بس آرہی ہے اگر سامنے ایمبولینس آجائے تو پھر کیا ہوگا؟ فرض کریں کہ جس نے سروسز ہسپتال اترنا ہے وہ کہاں سے اترے گی، وہ elevated road ہے تو ایمبولینس کہاں سے اترے گی، کیا نیچے کی طرف پُل بنادیں یا کیا کریں تو کیا ایک کرین رکھ لیں کہ ایمبولینس آگئی ہے اور وہ کرین اسے اٹھا کر نیچے رکھ دے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! آپ اس معاملہ پر aggressive ہو رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ اس کی feasibility دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ ایک feasibility بنا کر ہو سکتا ہے۔ If it is possible

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ اللہ نہ کرے اچھرہ میں اگر ایمبولینس کی ضرورت پڑتی ہے تو ایمبولینس اچھرہ سے بندے کو اٹھائے اور گھومتہ جائے وہاں سے track پر چڑھے اور شاہدرہ اترے تو یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو ہم یہ کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ حکم کریں ہم کروا دیتے ہیں۔ اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ جو escalators لگے ہوئے ہیں تو پہلے جسے ایمرجنسی ہوئی ہے تو اوپر کوئی ایمبولینس کھڑی رکھیں تو escalators کے ذریعے بندے کو پہلے اوپر چڑھائیں، ایمبولینس پر بٹھائیں اور پھر آگے ایک ایمبولینس کھڑی ہو وہ اسے اتارے اور پھر لے جائے یا ایک اور کام کر لیں جو آسان ہے آپ

rulingدے دیں کہ جو کوئی ہسپتال ہے وہ میٹرو بس کے track کے اوپر ہی بنا دیں تاکہ بات ہی ختم ہو جائے۔ایمرجنسی آئے اور اس میں گھسیڑ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ سمیرا احمد!

MS SUMAIRA AHMED: Mr Speaker! I think we made this issue very complicated. It's not that complicated as we know

کہ ٹریفک پولیس کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ایمرجنسی ہے اور ایمبولینس گزر رہی ہے توhe has to make sure that traffic light is not redاور وہ اس کو گزرنے دے۔اس کے علاوہ جو ہمارے شہری ہیں ان کو اس چیز کا بنیادی طور پر علم ہونا چاہئے کہ انہوں نے ایمبولینس کو گزرنے کے لئے جگہ دینی ہے اور ہم لوگوں کو صبر اور آگاہی کی ضرورت ہے۔

I think that's all. Let us not make it too complicated

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک قرارداد پیش کی گئی، میں نے اس قرارداد کوoppose کیا اور میرے خیال میں سید حسن مرتضیٰ نے بھیoppose کیا۔ہم نے بات کر لی تو جن دوستوں نےopposeہی نہیں کیا تو وہ کسrule کے تحت بات کر رہے ہیں۔اس کو کسی نے oppose ہی نہیں کیا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جسrule کے تحت میاں محمد اسلم اقبال اور چودھری ظہیر الدین نے بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ منسٹرز ہیں یہ گورنمنٹ کا موقف دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: You want to withdraw this?

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! No I have not withdrawn it یہاں existing roads پر ایک تنکا رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی اور تمام ایمبولینسز ٹریفک میں پھنسی رہتی ہیں لہٰذا آپ ADP میں اس کے لئے بجٹ مختص کریں تاکہ ایمبولینسز کو free flow path ملے کیونکہ اس route پر گلاب دیوی، چلڈرن ہسپتال اور دوسرے بہت سے ہسپتال موجود ہیں۔

We have done nothing for ambulances. I am sorry to say that.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے پانچ ڈویژن (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور ملتان) میں ٹریفک کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو فوری طور پر ہسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا جا رہا ہے اور اس کی وجہ سے ٹریفک میں اضافہ اور احتجاجی مظاہرے ہیں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان پانچوں ڈویژن میں ایمبولینس کو بروقت ہسپتال پہنچانے کے لئے میٹرو بس ٹریک کی طرز پر ایک الگ لین مختص کی جائے اور جن شہروں میں میٹرو بس کے ٹریک ہیں وہاں ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب چوتھی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا لہٰذا مجھے آپ کی رولنگ چاہئے اور وزیر قانون نے بھی اس کو oppose کیا تھا انہوں نے بھی اس پر تھوڑی سی بات کر لی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! کیا آپ نے اس قرارداد پر بات نہیں کی؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس پر کوئی بات نہیں کی اور آپ نے تمام رولز violate کر کے تمام ممبران کو بولنے کا موقع دیا ہے لیکن مجھے unheard کر کے آپ نے فارغ کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس قرارداد پر ووٹنگ ہو چکی ہے اور فیصلہ آپ کے حق میں ہوا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے حق میں کہاں یہ فیصلہ ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا لیکن جب میں نے دیکھا کہ محترمہ عظمیٰ کاردار نے اتنی اچھی تجویز دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ارادہ بعد میں change ہوا ہے کیونکہ ممبرز بہت مظلومیت کا شکار ہیں تو ان کی کوئی اچھی تجویز بھی ہو سکتی ہے اور میں غلط بھی ہو سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! میرا خیال ہے کہ you seriously need a doctor پہلے آپ کی آنکھوں کا مسئلہ تھا اور اب میرے خیال میں یادداشت کا کچھ مسئلہ کہیں آپ کو dementia تو نہیں ہو رہا۔ I think you seriously need a doctor.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!

الٰہی ان سماعت مردہ مادرزاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب سپیکر! میں بات کچھ اور کرتا ہوں اور مجھے جواب کچھ اور ملتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا اور میں اب بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے اس قرارداد کو oppose ہی کیا تھا لیکن ایک مظلوم کی مظلومیت دیکھ کر میرے خیال میں بہت ظلم ہوا ہے لہٰذا اب میں محترمہ عظمیٰ کاردار کے حق میں ہوں انہوں نے جو کہا ہے صحیح کہا ہے اور اگر وہ احتجاج کریں گی تو میں ان کے ساتھ ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، شکریہ۔ اگلی قرارداد محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

میونسپل کمیٹی ماموں کانجن میں جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ 90 ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ 90 ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔"

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس قرار داد سے متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد سیدہ زہرا نقوی کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

یونیورسٹی میں داخلہ کے وقت مناسب کونسلنگ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء و طالبات کا تعلیمی نقصان

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیرئر کونسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کرپاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی و استحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد سے متعلقہ منسٹر!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ Today is pending day.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں ویسے جو بات میں کرنے لگا ہوں وہ وزیر اعلیٰ سے متعلقہ ہے۔ میرا حلقہ بھیرہ موٹروے پر ہے ہم نے وہاں سابقہ حکومت میں ریسکیو 1122 کا ادارہ بنایا تھا اب چونکہ وہ ادارہ مکمل ہو چکا ہے اور اس کو functional ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ وہ موٹروے ٹال پلازہ کے قریب 100 میٹر کے فاصلے پر ہے تو میری یہ درخواست ہوگی کہ اس کا کام مکمل ہو چکا ہے اب اگر ایمبولینس کا انتظام ہو جائے اور پیپر ورک ہو جائے تو اس میں کام شروع ہو جائے گا۔ اس ادارے کا مین گیٹ گر چکا ہے اگر اس کام پر آج کل میں توجہ نہ دی گئی تو آپ کی گورنمنٹ کو دس لاکھ روپے

کی بجائے ایک کروڑ روپے مزید لگانے پڑیں گے۔ ہماری پوری تحصیل بھیرہ جو کہ اس constituency میں آتی ہے وہاں حادثاتی طور پر وہ ریسکیو 1122 ہی اس کو cater کرتی ہے تو میری آپ سے on urgent basis request ہے کہ اگر آپ اس issue کو take up کرکے ریسکیو 1122 کو As early as possible functional کردیں تو I am very grateful to you. اس کی باقی تفصیلات میں آپ کے ساتھ شیئر کرلیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ detail share کرلیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ وہ detail share کریں گے تو I assure you کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بہت جلد functional کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ detail share کرلیں۔

زیرو آورنوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آورنوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آورنوٹس نمبر 19/45 جناب محمد طاہر پرویز اور رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آورنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آورنوٹس 19/46 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود
پرائیویٹ سکولوں کا چھٹیوں میں بھی پوری فیس وصول کرنا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت پرائیویٹ سکولز طالب علموں سے چھٹیوں کی فیس نصف سے زائد نہیں لے سکتے۔ اس کے برعکس چند پرائیویٹ سکولز زبردستی تین ماہ پہلے ہی چھٹیوں کی فیس demand کررہے ہیں بلکہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق 20 فیصد فیس میں کمی سے بھی گریزاں ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آورنوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرے خیال میں متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اگر آپ اس پر بات کرنا چاہتی ہیں تو کرلیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جس طریقے سے والدین پر بوجھ ڈالا گیا ہے اس حوالے سے سپریم کورٹ کی بہت clear instructions ہیں کہ پانچ ہزار روپے سے زائد جو سکولز فیس لیتے ہیں ان پر incumbent ہے کہ وہ 20 فیصد اس کی reduction کریں۔ چھٹیوں کی فیس کے حوالے سے کہا گیا تھا کہ 50 فیصد کم کی جائے کیونکہ ظاہر ہے کہ ان چھٹیوں میں آپ کی faculty use نہیں ہو رہی، ان چھٹیوں میں آپ کی بجلی، پانی، گیس بھی استعمال ہوتی ہے اور تنخواہیں بھی اس طریقے سے نہیں دی جاتیں جو کہ عام working days میں ہوتی ہیں لہذا اس تناظر میں والدین پر بھی 50 فیصد بوجھ کم کریں اور ان سے گرمیوں کی چھٹیوں کی فیس صرف 50 فیصد وصول کریں۔ اب پرائیویٹ سکولز نے ایک concocted متبادل طریق کار اختیار کیا ہے کہ چھٹیوں سے پہلے ہی یعنی جنوری، فروری اور مارچ کے بلز میں ہی چھٹیوں کی فیس شامل کرکے بھیجنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ ابھی سے pay کریں تو میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ اس حوالے سے کوئی ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ جو والدین کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اس کو روکا جائے۔ Flouting the order of the Supreme Court کی جا رہی ہے لہذا اس حوالے سے نوٹس لیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 47/19 جناب سمیع اللہ خان، ملک ندیم کامران اور محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے ہے۔

وزیر انفارمیشن و کلچر کی جانب سے
میڈیا ایڈوائزر مقرر کرنے کے لئے غیر قانونی نوٹیفکیشن کا اجراء

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ یکم جنوری 2019 کو وزیر انفارمیشن و کلچر نے اپنے لیٹر پیڈ پر لیٹر نمبر PS منسٹر انفارمیشن و کلچر 2019 کے تحت میڈیا کے لئے پنجاب ایڈوائزری کونسل بنائی ہے اور فرزانہ رؤف کو وزیر صاحب نے اپنا میڈیا ایڈوائزر مقرر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جو آئین اور رولز کی کھلی خلاف ورزی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں اس پر تفصیل کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں لیکن میں وزیر موصوف کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پھر اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

تحصیل کوٹلی ستیاں میں جنگلی سوروں کی وجہ سے متعدد افراد جاں بحق

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات اور زرعی رقبہ پر لگی فصلات کو جنگلی سور تباہ کر رہے ہیں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ ایشو بھی وہی اور wording بھی وہی ہے جس پر تحریک التوائے کار کی شکل میں بات ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کو پھر dispose of کر دیں؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں پڑھ دیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اس زیرو آور نوٹس کو move کر دیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات اور زرعی رقبہ پر لگی فصلات کو جنگلی سور تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ جنگلی سوروں کی وجہ سے پچھلے تین ماہ میں چار اموات ہو چکی ہیں لیکن عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات ابھی تک نظر نہیں آرہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر ایوان میں زیرو آور نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! available نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا زیرو آور نوٹس جناب محمد ندیم قریشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، محترمہ!

تعلیمی سیشن کے دوران اساتذہ کے تبادلوں پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تعلیمی سیشن کے درمیان یا آخر میں اساتذہ کی ٹرانسفر سے بچوں کی پڑھائی اور دہرائی کا بہت حرج ہوتا ہے۔ اساتذہ کی ٹرانسفرز تعلیمی سیشن کے شروع میں کی جائیں جبکہ دسمبر، جنوری اور فروری میں ہر قسم کے ٹرانسفر کو ban کر دیا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آور نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہینہ کریم! کیا آپ اس پر تقریر کرنا چاہ رہی ہیں کیونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! اس پر تقریر کی اتنی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں بات واضح ہو گئی ہے کہ ٹرانسفر نہ کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کوpendingکر دیتے ہیں کیونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر!وزیر صاحب سے اس چیز کی suretyچاہئے کہ وہ ٹرانسفرban کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اس زیروآر نوٹس کوpending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیروآر نوٹس نمبر19 / 54محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔جی، محترمہ!اس کو پڑھیں!

جڑانوالہ کے تاجروں سے بھتہ کی وصولی

محترمہ عظمیٰ کاردار:جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ "دنیا"نیوز ٹی وی چینل کی خبر مورخہ 10۔جنوری2019 کے مطابق جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں تاجروں نے جلوس نکالا کہ اُن سے بھتہ خوروں کی جانب سے لاکھوں روپے بھتہ مانگا جارہاہے۔ بھتہ نہ دینے کی وجہ سے اُن کے بچوں کو قتل کرنے کی دھمکیاں بھی دی جارہی ہیں۔ متعلقہ پولیس کارروائی نہیں کر رہی لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

Then there is another one. Should I read that as well?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

MS UZMA KARDAR: There is one more. Should I read that as also?

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کا یہی زیرو آر نوٹس نمبر19 / 54ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!انہوں نے مجھے دو زیروآر نوٹس دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن آپ ایک ہی پڑھیں۔

MS UZMA KARDAR: Can I talk on the first one?

MR DEPUTY SPEAKER: You want to speak on it?

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی، کیا فرمایا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس پر بات کرنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جی، میں کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دو منٹ بات کرلیں پھر وزیر قانون اس پر respond کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! "دنیا" چینل کی یہ خبر تھی۔ تاجر بہت تشویشناک حالت میں ہیں، وہاں دہشت پھیلا کر بھتہ مانگا جارہا ہے اور اگر وہ بھتہ نہیں دیتے تو اُن کے بچوں کو threat کیا جا رہا ہے۔

Mr Speaker! I think this is a very sorry state of affairs and we should immediately take notice regarding this matter.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ جن صاحب کو threat ملی ہے اُن کی درخواست دیں تو ہم پرچہ درج کروائیں گے۔ یہ مجھے درخواست دے دیں تو آج ہی پرچہ درج ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 56/19 چودھری ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 57/19 بھی چودھری ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 58/19 سردار محمد اویس دریشک کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا زیرو آر نوٹس کافی نیچے ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو take up کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا بڑا genuine issue ہے۔ ہمارے محلے کا ٹیوب ویل خراب ہے اور پانی نہیں آرہا۔ آپ پلیز ان کے بعد مجھے موقع دے دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! دیکھ لیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ غازی خان پر دورویہ
سڑک نہ ہونے کی وجہ سے حادثات

سردار محمد اویس دریشک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ غازی خان پر dual carriage way نہ ہونے کی وجہ سے آئے دن حادثات ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا زیاں ہو رہا ہے۔ پچھلے دنوں ایک ہی خاندان کے 9 افراد اسی روڈ پر حادثے کے نتیجے میں لقمہ اجل بن گئے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ اس پر بات کر لیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ وہی واقعہ ہے جس پر آپ نے ہاؤس کے اندر دعا بھی کروائی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں خود جنازے میں بھی گیا تھا۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! اس سے کچھ عرصہ پہلے جھوک اترا علاقہ میں بھی اسی نوعیت کا ایک حادثہ ہوا تھا جہاں پر ایک ہی خاندان کے چار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ انتہائی خطرناک روڈ ہے اور اگر اسے death road بھی کہا جائے تو اس میں کوئی غلط۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! میرا خیال ہے کہ اتنے لوگ قتل نہیں ہوتے جتنے حادثات میں اس روڈ پر بے چارے expire ہوتے ہیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! جی، بالکل اسی طرح سے ہے۔ یہ سارا روڈ کشمور سے لے کر جھوک اُترا ڈی۔جی خان اور ہمارے وزیر اعلیٰ کے علاقہ تونسہ تک آپ چلے جائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں Starting from D.I. Khan to Kashmore

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! جی، وہاں پر اتنے زیادہ حادثات ہو رہے ہیں لیکن اس کے اوپر ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ میں آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ یہاں پر اتنی killing نہیں ہو رہی جتنے یہاں پر حادثات کی وجہ سے deaths ہو رہی ہیں تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اس issue کو take up کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، It is very serious, very serious جی، بالکل۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! اس کو دورویہ کرنا انتہائی ضروری ہے اور اس حوالے سے احکامات جاری کئے جائیں۔ دورویہ سڑک کے ساتھ ساتھ جو main cities ہیں وہاں پر bypasses بھی بنائے جائیں۔ شکریہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں بھی اسی پر کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے بھی زیرو آر نوٹس کے تحت تحریک جمع کروائی ہوئی ہے۔ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں اس روڈ کو اور ہمارے ضلع میں ہونے والے حادثات آئے روز کا معمول ہیں اور انڈس ہائی وے پر ایسے حادثات آئے روز کا معمول ہیں۔ مائیں بچوں کو تیار کر کے سکول کے لئے بھیجتی ہیں اور وہاں سے قیمہ بنی ہوئی ان کی لاشیں ملتی ہیں جنہیں اکٹھی کر کے ماؤں کے سامنے لایا جاتا ہے۔ وہ بدقسمت ضلع راجن پور جسے محکمہ شماریات نے بھی on record پسماندہ ترین ضلع declare کیا ہوا ہے لیکن وہاں ابھی تک توجہ نہیں دی جا رہی۔ وہاں پر bypasses بنے ہوئے ہیں لیکن ان پر ٹریفک کے کوئی سگنلز نہیں ہیں، کوئی cat eyes نہیں لگائی ہوئیں۔ ہمارے شہر کے اندر بائی پاس پر ایسا حادثہ بھی ہوا کہ کنٹینر کے ڈرائیور کو اچانک پتا چلا کہ یہ بائی پاس ہے تو اس نے موڑ کاٹا لیکن موڑ کاٹتے ہوئے کنٹینر اُلٹ گیا جس کے نتیجے میں سکول کے تین بچے کنٹینر کے نیچے آ کر کچلے گئے۔

جناب سپیکر! ایسا bypass جو جام پور شہر کے نزدیک ہے کیونکہ وہ بائی پاس سیلاب کی رکاوٹ کے باعث اونچا بنا ہوا ہے تو لنک روڈ سے جو گاڑیاں اس بائی پاس پر چڑھتی ہیں، چونکہ وہاں پر کوئی underpasses نہیں اور کوئی overhead bridge نہیں تو وہ گاڑیاں ان کنٹینرز کے

نیچے آ کر دب جاتی ہیں، شہر کے اندر کا یہ حال ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں جب ہم جام پور شہر میں accident زدہ لاشیں نہ اٹھا رہے ہوں اور سر بریدہ لاشیں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ خدا را! ہمارے روڈ کے لئے فوری طور پر فنڈز جاری کئے جائیں، اس کو دورویہ کیا جائے کیونکہ ہم لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ وہ ساؤتھ جس سرائیکی صوبے کے نام پر جہاں سے آپ ووٹ لے کر آئے ہیں یا جس جام پور ضلع کے نام پر آپ ووٹ لے کر اس ایوان میں آ کر وزارتیں enjoy کر رہے ہیں تو کہیں وہ ضلع آپ کے خلاف نہ اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کے سامنے آج یہ باقاعدہ اعلان کرتی ہوں کہ اگر جلد از جلد فنڈز جاری نہ ہوئے تو ضلع راجن پور کے عوام روڈ پر کھڑے ہو جائیں گے اور وہ ساری ٹریفک ہم وہاں سے نہیں گزرنے دیں گے جو کشمور سے کوئٹہ اور کراچی تک جاتی ہے۔ ہم آپ کے کنٹینرز اور آپ کی بسیں وہیں کھڑی کر دیں گے اور کسی بھی گاڑی کو وہاں سے نہیں گزرنے دیں گے تو پھر آپ کو پتا چلے گا کہ پورا ملک کس طرح hack ہوتا ہے اس لئے میں اس پی ٹی آئی کی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ فوری طور پر اس روڈ کو بنانے کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں، ٹریفک سگنلز لگائے جائیں اور cat eyes لگائی جائیں تاکہ اس طرح کے حادثات سے ہماری جان محفوظ ہو سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! منسٹر صاحب کہاں ہیں؟ آپ اسے دیکھ لیں اور kindly ان کو بلوا لیں It is a very important issue جو کہ وزیر مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ معاملہ ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ نیشنل ہائی وے سے متعلقہ معاملہ ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: It is a National Highway but at least, he should come in and respond to it

ان کا بھی تو point of view لے لیتے ہیں ناں۔ مجھے پتا ہے کیونکہ میں ان خاندانوں کے پاس گیا ہوں جن کے ایک ہی گھر کے بے چارے 9 لوگ expire ہوئے ہیں جن میں چار بچے تھے، چار خواتین تھیں اور ایک مرد تھا۔ منسٹر صاحب آ کر respond تو کریں ناں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں بھی اسی معاملے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی ایوان میں تشریف لے آئے)

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ روڈ بہت ہی اہم ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ روڈ چاروں صوبوں کو آپس میں ملاتی ہے کیونکہ ادھر سے سندھ ہو گیا اُدھر سے خیبر پختونخوا ہو گیا، درمیان میں پنجاب ہو گیا اور ادھر بلوچستان ہے تو یہ بہت ہی اہم روڈ ہے جس کے اوپر کراچی اور پشاور سے کنٹینرز آتے ہیں ان کا اسی روڈ کے اوپر load اور وزن ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ریسکیو 1122 کی رپورٹ ٹی وی چینل ARY پر دیکھی کہ گزشتہ سال 2018 میں تین ہزار کے قریب حادثات ہوئے ہیں جو صرف کشمور اور سندھ کے درمیان والے ٹکڑے پر ہوئے ہیں۔ کشمور اور تونسہ کے درمیان والے ٹکڑے میں تین ہزار کے قریب حادثات ہوئے ہیں جن میں تقریباً 80 کے قریب اموات ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم روڈ ہے اور آئے روز یہاں پر حادثات ہوتے ہیں، ابھی گزشتہ تین دن پہلے ایک حادثہ شاہ صدر دین میں وین اور ٹرالر کے درمیان ہوا جس کے نتیجے میں کافی اموات ہوئی ہیں یعنی بہت زیادہ حادثات ہوتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم روڈ ہے اور بہت اہم issue ہے جس پر آپ بھی، پورا ہاؤس اور شاید اپوزیشن کے دوست بھی اس کے حق میں ہیں اور favour میں ہیں کہ اس روڈ کو ڈبل کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس پر جلد از جلد عملدرآمد کی direction جاری کی جائے اور جلد از جلد اس روڈ کے فنڈز بھی جاری کئے جائیں۔ اس قرارداد کو پنجاب اسمبلی سے پاس کر کے ادھر بھیجا جائے کیونکہ یہ NHA سے related ہے اور اسمبلی کے اس ایوان میں پاس ہونا بہت ضروری ہے۔ شکریہ

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ہماری نیشنل ہائی وے اور انڈس ہائی وے جو کہ ایک minatory ہمارے transportation کی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے ممبران اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ جو اس کا متعلقہ tool ہے ہم اسے استعمال کرتے ہوئے یہاں سے ہم ایک قرارداد پاس کر کے وفاقی حکومت کو اس کی سفارش کریں۔ یہ نیشنل ہائی وے ہے اس کی dualization بھی نیشنل ہائی وے اتھارٹی ہی کرے گی۔ اس کو اگلے سال کی PSDP میں شامل کرانے کے لئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو I think ہم اسے متفقہ طور پر پاس کر لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر ہم اپوزیشن کے ساتھ مل کر متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کر کے وفاق کو سفارش کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"متفقہ قرارداد پاس کر لیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم قرارداد اکٹھی کر کے پاس کروا لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، ہاں، میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ جو ہم appropriate tool کو استعمال کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! معزز ممبر اس قرارداد کو withdraw کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس دریشک! آپ اس حوالے سے ایک قرارداد لے آئیں اور ہم اس کو متفقہ طور پر پاس کروا کر وفاقی حکومت کو بھجوا دیتے ہیں۔ جیسے جناب محمد محسن لغاری نے کہا کہ

"It should be added next year in the ADP."

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! راجن پور ضلع کے جتنے ایم پی ایز ہیں وہ متفقہ طور پر اسے پیش کر دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آج ہی اس کو قرارداد کی صورت میں پیش کر کے متفقہ طور پر پاس کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل اس کو اکٹھے کر لیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ متفقہ طور پر قرارداد آ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسی طرح متفقہ ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ رولز کو معطل کر کے کریں گے تو اب چونکہ next پرائیویٹ ممبرز ڈے آئے گا یا نہیں کیونکہ اس وقت تک اجلاس ہوتا ہے کہ نہیں اس لئے اگر رولز کو relax کر کے یا suspend کر کے بطور ایمرجنسی آج ہی لے آئیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اس میں بات یہ ہے کہ قرارداد بیٹھ کر بنانی پڑے گی اور اس پر ورک کر کے آپ سے بھی مشورہ لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس کو خود convert کر سکتے ہیں آپ کو اختیار ہے دیکھیں اس کے اوپر اتنی بحث ہو رہی ہے اور اگر واقعی اس کے اوپر دونوں طرف سے اتفاق ہے تو آپ ابھی اس کو convert کر کے پاس کر دیں اور دوسری میری آپ سے ایک گزارش ہے جس کے لئے میں بار بار آپ سے پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہا ہوں میری بات کو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گزارش یہ کہ جو حلقوں کے اندر اس وقت ongoing schemes تھیں وہ عوام کے لئے تباہی کا مسئلہ بنا ہوا ہے، accidents ہو رہے ہیں۔ یہ جو بات کی جا رہی ہے وہ یقیناً اہم ہو گی میں نے آج سے چار پانچ دن پہلے اپنے حلقے کے بارے میں بھی کہا تھا اور یہ تمام حلقوں میں mostly یہ مسئلہ درپیش ہے کہ جو ہماری حکومت کے ongoing schemes ہیں اُن کے فنڈز withdraw کئے گئے ہیں، روکے گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ لوگ بہت پریشان ہیں accident ہو رہے ہیں، ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ آپ کو اختیار ہے آپ کے پاس یہ معاملہ آیا ہے اس

کے اندر آپ تھوڑا ساadd کریں کہ تمام پنجاب میں جوongoing schemesروکی گئی ہیں وہ کیوں روکی گئی ہیں؟ وہ فنڈز جاری کئے جائیں اور ہماری جگہ ان کےname plateلگادیں۔ان کے نام لگادیں لیکن خدارااس کے اوپر کام کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون! آپ اس کے اوپرrespond کرناچاہیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ معاملہ وزیر خزانہ سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز ممبر صاحب! آپ نے جو بات کی ہے اگر وزیر خزانہ آجائیں تو اُسی وقت اس کو لے لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بالکلsoleاختیار ہے آپ جس طرح مرضی ہاؤس کو چلائیں آپ کسٹوڈین ہیں لیکن میں آپ کو ایک بات بتا دیتا ہوں منسٹر ز نہیں ہوتے آپ اُن کا بزنس pending کرتے ہیں، ہم دس منٹ لیٹ آئیں یادو منٹ لیٹ ہوں تو آپ کہتے ہیںdispose of خدا کی قسم بہت مشکل ہے اس وقت floor کے اوپر کوئی بزنس لانا اور ہمارا بزنس لانا باقاعدہ نام mark کئے گئے ہیں کہ ان کا بزنس نہیں آنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس واسطے جو کچھ اب ہو رہا ہے یہ بالکل کسی کو غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئے کہ ہم جو عوام کے ساتھ کر رہے ہیں ہمارے ساتھ کیا ہونے جارہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے آنے سے پہلے ہم نے اس مسئلہ کو بڑاseriously لیا ہے اور وزیر قانون نے بھی یہ بات کی ہے and we will make sure کہ next time کوئی بھی سوالpending نہ ہو،

The Minister should be present in the Assembly Hall. We will make sure Inshallah

اور اگر نہیں ہوئے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری ایک عرض سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پچھلے سیشن میں یہ غلطی ہوئی تھی اور ہم مانتے ہیں کہ ایجنڈا نہیں ملتا تھا۔ پہلے ممبرز کو ایک دن پہلے ایجنڈا ملتا تھا، سوال ملتے تھے تو ممبر کو پتا ہوتا تھا میرا کون سا بزنس آرہا ہے، میں نے کتنے بجے پہنچنا ہے۔ اب منسٹرز کو تو بہت کام ہوتے ہیں لیکن سپیکر صاحب! ممبرز کو بھی بہت کام ہوتے ہیں تو جب ہمیں پتا ہو کہ ہمارا کام آج ایجنڈا پر ہے تو ہم آئیں اور burning issues پر ہم بات کریں۔ ایک لمحہ کے لئے ہاؤس کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے لیکن بات یہ ہے کہ آپ پوری کوشش کر کے دیکھ لیں۔ جب تک یہ معاملہ اس طریقے کے ساتھ نہیں چلے گا اور گورنمنٹ اُس کو serious نہیں لے گی آپ اس کے اوپر ایک دن رکھ لیں، ہر ممبر کو اختیار دیں، ہر ممبر کو پانچ پانچ منٹ دیں کہ وہ بتائیں کہ کس طرح ongoing schemes روکی گئیں؟

جناب سپیکر! ongoing schemes سے مسلم لیگ (ن)، پی ٹی آئی، پیپلزپارٹی کا تعلق نہیں ہے یہ عوام کی سکیمز ہیں۔ لوگ اس کے اندر کتنے پریشان ہیں؟

جناب سپیکر! یقین کریں میں prove کر سکتا ہوں کہ لوگ مر رہے ہیں، سارا دن ڈکیتیاں ہو رہی ہیں، دن رات ڈکیتیاں ہو رہی اور لوگ سارا دن دھول جھونک رہے ہیں اور یہ صرف میرے حلقے کا معاملہ نہیں یہ اور حلقوں کے بھی معاملے ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point of view آچکا ہے شکریہ۔ جی، سردار فاروق امان اللہ دریشک!

سردار فاروق امان اللہ دریشک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ Indus highways کی طرف دلانا چاہتا ہوں جیسے ہمارے راجن پور کے معزز ممبران نے بھی بات کی ہے daily وہاں حادثات ہو رہے ہیں اور آج صبح کی بھی pictures میرے پاس WhatsApp پر آئی ہوئی ہیں وہاں پر حادثات ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں جیسے پچھلے دور میں مسلم لیگ (ن) کے دور میں ہمارے ضلع کو totally نظر انداز کیا گیا بلکہ پورے ساؤتھ پنجاب کو نظر انداز کیا گیا ہے اور irrelevant منصوبہ جات انہوں نے بنائے تھے میٹرو اور اورنج ٹرین جو ہمارے پنجاب کے اوپر بھی اور ہمارے ملک کے اوپر بھی بوجھ ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسے منصوبہ جات کو ختم کیا جائے اور جہاں انڈس

ہائی وے کے اوپر جان ومال کا نقصان ہو رہا تو وہاں سے پیسا نکال کر انڈس ہائی وے بنائی جائے تاکہ لوگوں کو حادثات سے بھی بچایا جائے اور لوگوں کی جان ومال کا بھی تحفظ ہو۔

جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری فرما رہی ہیں کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ میں آتی ہے۔ پچھلا دور حکومت مسلم لیگ (ن) کی صوبے میں بھی حکومت تھی فیڈرل میں بھی حکومت تھی دونوں طرف (ن) لیگ تھی لیکن یہ ہے کہ جو بھی منصوبے تھے irrelevant تھے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ funding اب راجن پور کی طرف بھی لگائی جائے انڈس ہائی وے کو ڈبل کیا جائے اور لوگوں کو حادثات سے بچایا جائے۔ بہت شکریہ مہربانی

جناب محمد رضا حسین بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مخدوم صاحب! آپ اسی معاملے پر بات کرنا چاہتے ہیں اس پر سردار صاحب نے بات کی ہے تو jointly ایک قرارداد آئے گی اُس پر workout کر لیں گے اُس میں آپ کا نام بھی آجائے اور اُس کو پیش کر دیں گے۔

جناب محمد رضا حسین بخاری: جناب سپیکر! میں مظفر گڑھ سے علی پور روڈ کی بات کرنا چاہتا ہوں وہاں بھی آئے دن حادثات ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر زیرو آور نوٹس کے تحت تحریک دے دیں۔ ہم اس کو entertain کر لیں گے۔ جی، جناب صہیب احمد ملک!

سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم
طلباء کو بھیرہ اور ملحقہ علاقوں سے آنے جانے میں شدید مشکلات

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو بھیرہ اور ملحقہ علاقوں سے سرگودھا آنے جانے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ سرگودھا یونیورسٹی کی بس بھلوال سے زیر تعلیم طلباء وطالبات کو یونیورسٹی لے کر جا رہی ہے جبکہ بھیرہ سے یونیورسٹی میں

زیر تعلیم طلباء و طالبات اس سہولت سے مرحوم ہے لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس زیرو آر نوٹس کو pending کر دیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر اس مسئلے کو take up کر لیں تو I will be very grateful to you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب ہوں گے تو اس پر آپ کا جواب دیں گے اس زیرو آر نوٹس کو pending کرتے ہیں۔

The House is adjourned to meet on Wednesday the 23rd January 2019 at 11 A.M.